نمبر ۱۳ | قادیان دارالامان - ۱۷ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(حالات)

۳ - اپریل ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا

بار ہا ہمیں تعجب آتا ہے کہ کیوں یہ لوگ حضرت عیسےٰ سے بیجا محبت کرتے ہیں انہوں نے ان کا کیا دیکھا تھا جو ایسے شیدا ہیں کہ ان کو خدا ہی بنا دیا ہے - ایسے ان کی محبت میں اندھے ہو رہے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ جن کا کلمہ پڑھتے ہیں اُن کی توہین اپنی زبان سے کرتے ہیں - توہین کیا ہوتی ہے یہی کہ ایک شخص جس میں اعلیٰ درجہ کے اوصاف ہوں ان کو نظر انداز کر کے ایک ایسے شخص کو اُس سے بڑھ چڑھ کر متصف با وصاف کیا جاوے جس میں وہ اوصاف نہیں ہیں - تعزیرات میں توہین کی مثال کے نیچے یہ مثال لکھی ہے کہ ایک شخص کہے کہ زید اور بکر نے (جو درحقیقت چور تھے) چوری کی ہے مگر عمرو (جو ایک شریف آدمی ہے اور درحقیقت اُس کی کوئی سازش اوس چوری میں نہیں) نے چوری نہیں کی اور نہ ہی اس کا اس میں کچھ تعلق ہے تو قانوناً ایسا کہنے والا شخص عمرو کی توہین کرتا ہے اور وہ مجرم قرار دیا جاوے گا اور مستحق سزا کا ہوگا - غرض توہین کے کئی پہلو ہوتے ہیں - حضرت عیسیٰ کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ گویا اُن پر جب مصیبت آئی تو خدا کو زمین پر اُن کے بچاؤ کی کوئی راہ نظر آئی اور ان کو آسمان پر اور پھر دوسرے آسمان پر جا چھپایا - بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سخت مصائب اور شدائد آئے تو اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ بقول مولویوں کے آپ کو بالکل بے مدد اور کس مپرسی میں چھوڑ دیا اور آپ ایک غار میں جو آسمان کے مقابل میں جس طرح وہ بلند ہے اسفل میں واقع تھی پناہ دی - غار کی تعریف بھی کیا کر بچھوؤں سانپوں اور ہر قسم کے موذی حشرات الارض کا گھر تھا - بھلا اب سوچو یہ توہین نہیں تو کیا ہے -

پھر یہ کہتے ہیں کہ وہ سرور کائنات فخر الاولین والآخرین اشرف الخلق تو امیدوار ہیں کہ ہم بھی عمر پاویں مگر ان کو تو صرف تریسٹھ برس کی عمر دیجاتی ہے اور ان کے مقابل میں حضرت عیسیٰ گویا اب تک زندہ ہیں اور دو ہزار برس کی ان کی عمر ہو چکی ہے اور اس کی حالت میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا آپ رہتے تو دنیا کی اصلاح کرتے جیسا کہ پہلا تجربہ بتا چکا ہے کہ ہزار ہزاروں کی اصلاح کرتے اگر اور عمر پاتے - مگر بالمقابل حضرت عیسیٰ اتنی عمر میں نہ کوئی نیکی کرتے ہیں نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ اور نہ کسی کی اصلاح ہے اُن سے نہ کچھ نفع ہے اور نہ وہ کسی سے کسی قسم کے ضرر کو دور کر سکتے ہیں جیز پر اتنا تجربہ یہ بھی اس امر کا کافی شاہد تھا کہ صرف بارہ آدمی مدت کی کوشش سے طیار کئے آخر وہ بھی یوں الگ ہوئے کہ کسی نے لعنت کی اور کسی نے تیس روپے کے عوض دشمن کے ہاتھ میں بیچ دیا - پھر مرنے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح آسمان پر گئی تو پھر وہ حریف موجود تھے کہ وہ تو آسمان میں مع جسم عنصری تشریف رکھتے ہیں اور جناب کا جسم ہزاروں من مٹی کے نیچے پڑا ہے اور پھر اسی پر ختم نہیں آخر کار ان کی امت میں وہ پھر آویں گے اور چالیس سال تک اُن پر حکومت کریں گے اور اُن سے بیعت لیں گے **بھلا غور تو کرو کہ یہ توہین نہیں تو اور کیا ہے -**

پھر بات اور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف میں یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں تیری امت میں سے تیری امت کی اصلاح کے واسطے خلیفے بھیجتا رہوں گا مگر آخر اس وعدے کا ذرا بھی پاس نہ کیا اور ایک قوم میں سے جس کے متعلق اُس نے وعدہ کر لیا ہوا تھا کہ اس قوم پر میرا غضب نازل ہو چکا ہے - میں اُن پر کبھی کوئی روحانی اور جسمانی فضل اور نعمت ہرگز نازل نہ کروں گا مگر آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وعدہ خلافی فرما کر اُسے بھیجا اور اپنے قانون کو بھی توڑا - کیا یہ کوئی گوارا کر سکتا ہے کہ خدا پر وعدہ خلافی عائد ہو ہرگز نہیں ان اللہ لا یخلف المیعاد

ہماری تو یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ اُسی عیسیٰ کو اتار کر کریں گے کیا؟ آخر ان کے قویٰ تو وہی ہوں گے جو پہلے تھے - پہلے کیا کیا تھا جواب کر لیں گے ایک ذلیل سے معدودے چند ایک قوم تھی ان کی اصلاح بھی نہ ہوئی - لکھا ہے کہ ایک دفعہ اُن سے پانسو آدمی مرتد ہو گئے تھے - یہ لوگ اگر حضرت موسےٰ کے دوبارہ آنے کی امید رکھتے تو کچھ موزوں بھی تھا کیونکہ وہ صاحب عظمت اور جبروت تو تھے انہیں شجاعت بھی تھی

اب یہ بیٹے لکے؟ پیچھے پڑے ہوئے ہین پھر مشکل یہ ہو کہ عادت کا جانا محال ہے ان کو مار کھانے اور بزدلی کی عادت ہو گئی ہوئی تھی وہ اگر دجال سے جنگ کرین گے تو کسطرح ادھر ان مسلمانون کی بھی یہ عادت ہو گئی ہے کہ حضرت عیسے ہی آوین گے ۔ لکیر کے فقیر ہین ۔ باپ دادا اور مولوی جو اس بات کی تعلیم دیتے ہوئے گذر گئے وہ خواہ قرآن شریف کے مخالف ہی ہو وہ اسی ہندؤن کی گنگا کی طرح اس اعتقاد کو ترک نہ کرین گے خواہ کوئی دلیل ہو یا نہ ہو۔

ان لوگون کو تو اپنے گھر کا بھی حال معلوم نہین کہ ان کے اس اعتقاد نے اسلام کو کیا ضعف پہنچایا ہے ۔عیسائی جب کسی کو مرتد کرنے پر آتے ہین تو یہی حجت پکڑتے ہین کہ تمہارا نبی مردہ اور ہمارا زندہ اور آسمان پر موجود ہے اب بتاؤ کہ ان دونون مین سے کون اچھا اور خدا کا پیارا ہے اور وہ مسلمانون کی کتابون سے ہی نکال کر دکھا دیتے ہین اب تقریبًا ہر ایک فرقہ مین سے الگ الگ ملا جلا کر ۲۹ لاکھ کے قریب آدمی مرتد ہو چکے ہین ۔ کیا سید کیا پٹھان کیا قریشی کیا مغل ہر قوم اس وبا مین ہلاک ہوئی ہے ایسے ایسے لوگ جو فخر اسلام کہنے کے مستحق بنجانے کے قابل تھے اب بیدین ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین اور پھر اسی پر ابھی تمام نہین بلکہ وہ جان سے مال سے عزت سے عورتون سے لڑکیون سے اس امر کے لئے کوشان ہین کہ کسطرح دنیا سے اسلام کا نشان مٹا دین ۔ بھلا اگر یہی وہ فتان لوگ نہین تو اور کون ہوگا اس قوم کا فتنہ تو مسلمانون کے بنا دئے دجال کے فتنہ سے بھی کہین بڑھ گیا بھلا یہ بتا دین تو سہی کہ اس قوم کی جس کا فتنہ دجال سے بھی زیادہ ہے خبر کہان دیگئی ہے قرآن شریف نے تو اسی واسطے دجال کا نام نہین لیا بلکہ ولا الضالین کہا جسمے مراد یہی قوم نصاریٰ ہے ولا الدجال کیون نہ کہا اصل امر یہی ہے کہ وہ یہی قوم ہے جس سے تمام انبیا اپنی اپنی امت کو ڈراتے آئے ہین ۔

ان لوگون کے خیالات کی بنا احادیث موضوعہ پر ہے جو قرآن شریف کی مہر سے خالی ہین ۔ مگر ہم قرآن شریف کو ان احادیث کی خاطر چھوڑ نہین سکتے قرآن شریف بہرحال مقدم ہے ۔ بھلا قرآن کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جمع کیا ۔ لکھوایا ۔ اور پھر نمازون مین بار بار پڑھکر سنایا کیا اگر احادیث بھی ویسی ہی ضروری ہین تو ان مین سے بھی کسیکو اسیطرح جمع کیا اور بار بار سنایا اور دور کیا ہرگز نہین ۔ اور جب نہین کیا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرض منصبی مین کوتاہی کی ہرگز نہین بلکہ صحیح امر یہی ہے کہ قرآن شریف ہی آپ لائے تھے اور اسی کے جمع کرنیکا آپ کو حکم تھا سو آپنے کر دیا اب احادیث مین سے وہ قابل عمل اور اعتقاد ہے جس پر قرآن شریف کی مہر ہو کہ یہ اُس کے خلاف نہین ۔

پھر اسی پر بس نہین قرآن شریف کہتا ہے کہ عیسیٰ مر گئے اور پھر دوبارہ قیامت تک وہ اس دنیا مین نہین آئینگے بلکہ آنیوالا اس کا مثیل ان کی خو بو لیکر آویگا جیسا کہ آیت قرآن شریفہ فلما توفیتنی مین صاف بیان ہے پھر کہتے ہین کہ سیدنا المسیح کی توہین کرتے ہین بہلا سوچو تو کہ ہم اگر اپنے پیغمبر سے ان جھوٹے اعتراضات کو جو نافہمی اور کور چشمی سے کرکے مسیح کو آسمان پر زندہ بٹھا کر آنحضرت پر کئے جاتے ہین ان کے دور کرنے کے واسطے مسیح کی اصلی حقیقت کا اظہار نہ کرین تو کیا کرین ہم اگر کہتے کہ وہ زندہ نہین بلکہ مر گئے جیسے دوسرے انبیا بھی مر گئے ہین تو ان لوگون کے نزدیک تو یہ بھی ایک قسم کی توہین ہوئی ہم خدا کے بلائے بولتے ہین اور وہ کہتے ہین جو فرشتے آسمان پر کہتے ہین افترا کرنا توہین آتا نہین اور نہ ہی افترا خدا کو پیارا ہے ۔ اب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جسطرح آنحضرتؐ کی کسر شان اور ہتک کی گئی ضرور ہے کہ اس کا بدلا لیا جاوے اور آنحضرت ص کے نور اور جلال کو دوبارہ ازسرنو تازہ و شاداب کرکے دکھایا جاوے اور یہ اس مسیح کے بت کے ٹوٹنے اور اس کی موت کے ثابت ہونے مین ہے ۔ پس ہم خدا کے منشاء اور ارادے کے مطابق کرتے ہین اب ان کی لڑائی ہم کو نہین بلکہ خدا سے ہے۔

ان لوگون نے تو حضرت مسیح کو خاصہ خدا بنایا ہوا ہے اور موحد کہلاتے ہین ۔ ان کا اعتقاد ہے کہ وہ زندہ ہے قائم ہے علی السماء خالق ۔ رازق ۔ عیب دان محی ممیت ہے بھلا اب تبلاؤ کہ اگر یہ صفات خدا کی نہین تو کس کی ہین بشریت تو ان صفات کی حامل ہو سکتی نہین پھر خدائی مین فرق ہی کیا رہا ۔ یہ تو عیسائیون کو مدد دے رہے ہین پورے نہین نیم عیسائی تو ضرور ہین اگر ہم ان کے عقائد ردیہ کی تردید نہ کرین تو کیا کرین پھر ہمین ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ اسلام ۔ آنحضرت صلعم خدا کی طرف سے پاک نبی اور قرآن شریف خدا کا کلام برحق نہین ۔ اور حضرت مسیح زندہ نہین بلکہ مر کر کشمیر سری نگر محلہ خانیار مین مدفون ہین یہی سچا عقیدہ ہے

طلاق ایک صاحب نے سوال کیا کہ جو لوگ ایک ہی دفعہ تین طلاق لکھدیتے ہین ان کی وہ طلاق جائز ہوتی ہے یا نہین اس کے جواب مین فرمایا کہ قرآن شریف کے فرمودہ کی رو سے تین طلاق دی گئی ہون اور ان مین سے ہر ایک کے درمیان اتنا ہی وقفہ لکھا گیا جو قرآن شریف نے بتایا ہے تو ان تینون کی عدت گذرنے کے بعد اس خاوند کا کوئی تعلق اس بیوی سے نہین رہتا ہان اگر کوئی اور شخص اس عورت سے عدت گزرنے کے بعد نکاح کرے اور پھر اتفاقًا وہ اس کو طلاق دیدے تو اس خاوند اول کو جائز ہے کہ اس بیوی سے نکاح کر لے ۔ مگر اگر دوسرا خاوند خاوند اول کی خاطر سے یا لحاظ سے اس بیوی کو طلاق دے کہ تا وہ پہلا خاوند اس سے نکاح کر لے تو یہ حلالہ ہوتا ہے اور یہ حرام ہے ۔

لیکن اگر تین طلاق ایک ہی وقت مین دی گئی ہون تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت گزرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھا اور اللہ و رسول کے فرمان کے موافق نہ دیا گیا تھا

دراصل قرآن شریف مین غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالے کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے ۔ کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جاوین ۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کیواسطے بڑی بڑے شرائط لگائے ہین ۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ امور سب اسواسطے ہین کہ شاید کسی وقت ان کے دلی رنج دور ہو کر آپس مین صلح ہو جاوے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کبھی کوئی قریبی رشتہ دار وغیرہ آپس مین لڑائی کرتے ہین اور تا نسے جوش کے وقت مین حکام کے پاس عرضی پرچے لے کر آتے ہین تو آخر دانا حکام اس وقت ان کو کہدیتے ہین کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا ۔ اصل غرض ان کی صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ آپس مین صلح کر لینگے اور انکے یہ جوش فرد ہونگے تو پھر ان کی مخالفت باقی نہ رہیگی اسی واسطے وہ اسوقت ان کی وہ درخواست لینا مصلحت کے خلاف جانتے ہین ۔

اسیطرح اللہ تعالیٰ نے بھی مرد اور عورت کے الگ ہونیکے واسطے کافی موقعہ رکھدیا ہے یہ ایک ایسا موقع ہے کہ طرفین کو اپنی بھلائی برائی کے سوچنے کا موقع ملسکتا ہے ۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے الطلاق مرتن یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اُسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جدا کر دیا جاوے اگر اتنے لمبے عرصے مین بھی ان کی آپس مین صلح نہین تو پھر ممکن نہین کہ وہ اصلاح پذیر ہون ۔

وتر ایک صاحب نے سوال کیا کہ وتر کسطرح پڑھنے چاہیئے ایک اکیلا بھی جائز ہے یا نہین ۔ فرمایا اکیلا وتر تو ہم نے کبھی نہین دیکھا ۔ وتر تین ہین ۔ خواہ دو رکعت پڑھکر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لو خواہ تینون ایک ہی سلام سے آخر مین التحیات بیٹھکر پڑھ لو ایک وتر تو ٹھیک نہین ۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضور مخالفون سے جو ہمین اور حضور کو سخت گالی گلوچ نکالتے ہین اور سخت سست کہتے ہین اُن سے سلام وعلیکم لینا جائز ہے یا نہین ۔ فرمایا مومن بڑا غیرتمند ہوتا ہے کیا غیرت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ تو گالیان دین اور تم اُن سے سلام وعلیکم کرو ہان البتہ خرید و فروخت جائز ہے اس مین حرج نہین کیونکہ قیمت دینی ہے اور مال لینا کیسکا اس مین

احسان نہین ۔

ہمین کئی بار اس آیت کی طرف توجہ ہوئی ہو اور اس مین سوچتے ہین کہ من کل حدب ینسلون ۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ساری سلطنتین ۔ ریاستین اور حکومتین ان سبکو اپنے زیر کرینگے اور سبکو انکو مقابلہ کی تاب نہ ہوگی ۔

دوسرے معنے یہ ہین دوڑنا ۔ یعنی بلندی پر سے دوڑ جاوین گے کل ۔ عمومیت کے معنے رکھتا ہے یعنی ہر قسم کی بلندی کو کود جاوینگے ۔ بلندی پر چڑہنا ۔ نہایت بڑی بہاری اور آخری بلندی مذہب کی بلندی ہوتی ہے ۔ ساری زنجیرون کو انسان توڑ سکتا ہے مگر رسم اور مذہب کی ایسی زنجیر ہوتی ہے کہ اسکو کوئی ہمت والا ہی توڑ سکتا ہے ۔ سو ہمین اس ربط سے یہ بھی ایک بشارت معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر کار اس مذہب اور رسم کی بلندی کو اپنی آزادی اور جرأت سے پھلانگ جاوین گے ۔ اور آخر کار اسلام مین داخل ہوتے جاوینگے اور یہی صاف کے لفظ سے بھی ٹپکتا ہے اور اس امر کی بنیادی اینٹ قیصر جرمن نے چند دن ہوئے اپنا عقیدہ عیسویت کے متعلق ظاہر کرکے رکھدی ہے ۔

۴ - اپریل سے لیکر ۱۳ - اپریل تک کے ملفوظات کسی آئندہ نمبر مین درج ہونگے

۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سیر بھی ہوئی ۔

سیر — **کشش** ۔ جسطرح انسان کا جسم ایک ہیکل کی طرح بنا کر اس مین خدا نے روح پہونکی ہو ویسی ہی ایک کشش بھی دلو نمین دی ہے جبکہ ان کو کھینچکر یہان لا رہی ہے انسان اگر ایک شخص کو دوست صادق بنانا چاہے تو نہین بنا سکتا ہزارہا روپیہ خرچ کرکے وہ کسی شخص کی صدق و وفا پر بھروسا کرتا ہے مگر پھر وہی آخر بے وفا نکل آتا ہے مگر الہی کامون کی طرف دیکھو کہ کسطرح لاکھون آدمیون مین صدق و وفا بھر دیتا ہے کیا یہ تہوڑی سی بات ہے براہین مین ہمارا یہ الہام بھی درج ہے والقیت علیک محبةً منی ۔ یہ سب کشش ہے حتی کہ دشمن بھی ایک کشش مین آیا ہوا ہے جو نہایت بغض مین جل رہا ہو ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ ہزارون بدعتی فقیر ہین ان کے واسطے کوئی شخص رسالہ و تکفیر کے فتوے نہین لکھتا مگر ہمارے لئے ہر ایک طرف سے کوشش ہے کہ یہ کاروبار رکے مگر وہ بڑہتا جاتا ہے کیونکہ ان لوگون کی فطرت الٹی ہے اسلئے ان کو کوشش بھی الٹی ہے ایسا ہی ہوتا رہا ہے آنحضرت صلعم نے دعوٰے کیا تو سب اپنا اپنا کاروبار اور آرام چھوڑکر آپکی مخالفت مین کھڑے ہوگئے اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور ادھر مسیلمہ کذاب نے دعوی کیا تو کسی نے پرواہ نہ کیا کسی نے تحریر مین بات اڑادی

قبل از عشا — **لباس کفار** ۔ ایک شخص نے حضرت اقدس سے بیعت کی اور اس کے بعد سوال کیا کہ میری دہوتی باندھنے پر لوگ اعتراض کرتے ہین فرمایا کہ مسلمانون کو تشبہ بالکفار نہ چاہئے مثلاً کوئی مسلمان ہندؤن کی طرح بودی وغیرہ رکھ لیوے تو اگرچہ قرآن اور حدیث مین اس کا کہین ذکر صریح نہین ہو مگر چونکہ کفار سے اس مین مشابہت پائی جاتی ہے اس لئے اس سے پرہیز چاہئے تہ بند اور سراویل یعنی پاجامہ آنحضرت کے وقت مین ہوتا تہا اور سراویل کا خریدنا آپ سے ثابت ہے ۔ جب خریدا ہے تو پہنا بھی ہوگا مسلمانون کا پیرایہ اختیار کرنا عمدہ بات ہے اس سے انسان مسلمان ثابت ہوتا ہے حتی الوسع دوسرے کو اعتراض کا موقعہ نہ دینا چاہئے جو لباس اسلام کا ہے اسی مین تقوی ہے یہ دہوتی وغیرہ کا طریق یا جو انگریزی ٹوپی رکھ لیا کرتے ہین مکروہ معلوم ہوتا ہے ۔ آنحضرت صلعم پگڑی باندھا کرتے تھے اگر کرنہ پگڑی اور پاجامہ یا تہ بند سے زائد ضرورت ہو تو حتی الوسع اپنے آپ کو ایسے لباس سے بچانا چاہئے کہ جس سے مشابہت کفار ہو جاتی ہے ۔ جب لباس کفار کا ہے تو دوسرے انسان کو وہ کافر ہی نظر آوے گا ۔ یہ انسان کی فطرۃ ہے کہ چہوٹی چہوٹی بات پر اصرار کرتا ہے تو آخر کار بڑی بڑی باتون پر آجاتا ہے مگر جب مسلمان کہلاتا ہے تو اسے کفار کے لباس کی کیا ضرورت ہے ۔

پہر سوال ہوا کہ اگر جاتے جاتے دو راستہ آجاوین ایک دہنے کو اور ایک بائین کو تو کونسے راستے پر جاوے فرمایا اگر سوال کا تعلق ظاہری راستون سے ہے تو جو راستہ عافیت کا ہو ادھر سے جاوے مثلاً ایک راستہ مین مفسد لوگ کنجر وغیرہ آباد ہین یا شراب خوری ہوتی ہے تو اس کو چھوڑ دیوے اور اگر باطنی راستون سے سوال کا تعلق ہے تو بھی وہی راستہ اختیار کرو جسمین صلاح اور تقوی ہو ۔

اسکے بعد ایک اور سوال پیش ہوا مگر چونکہ اس کو کامل طور پر مورخہ ۱۵ کی سیر مین حل کیا گیا اس لئے کل تقریر اس کے متعلق اسی تاریخ کی سیر مین درج کرتے ہین

۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لائے بعد نماز مغرب کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا ۔

سیر — **سوال** ۔ جس حال مین کہ محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا مثیل ہو تو کیا وجہ ہے کہ امت محمدیہ کے مجددین اور اکابر نے اپنے واسطے نبی کا لفظ اختیار نہ کیا حالانکہ موسوی سلسلہ مین ہم دیکھتے ہین کہ وہ لوگ نبی کہلاتے ہین اور جس حال مین کہ اس امت مین کسی نے آج تک اپنے آپکو اسطرح کھلے طور پر نبی نہین کہا تو اب مرزا صاحب کیون اپنے آپ کو نبی کہتے ہین ۔

جواب ۔ مماثلت مین عین ہونا ضروری نہین کیونکہ اگر بالکل وہی ہو گیا تو پھر وہی چیز ہوئی نہ کہ مثال ۔ اس لئے کچھ نہ کچھ فرق ہونا ضروری ہو جیسے کیسکو اگر شیر کہا جاوے تو یہ ضرور نہین کہ وہ کچا گوشت بھی کہاتا ہو اور اس کے ایک دم بھی ہو اور جنگلون مین رہتا ہو وغیرہ وغیرہ صرف بعض صفات شجاعت وغیرہ مین اس کی مماثلت ہوگی اب ہم دیکھتے ہین کہ آنحضرت صلعم بھی مثیل موسی تھے مگر آپنے کوئی اعصار وغیرہ کا سانپ نہ بنایا مگر جیسے موسے نے ایک قوم کو جو غلامی کے حالت مین تھی فرعون کے پہندے سے نجات دی ویسے ہی آنحضرت نے ایک قوم عرب کو شیطان اور طاغوت وغیرہ کے پھندے سے نجات دی ۔ مشابہت مین من وجہ مخالفت چاہیئے اور من وجہ مطابقت ۔ اور اس امت مین جو مراتب خدا تعالے نے رکھے ہین وہ موسوی سلسلہ سے بہت زیادہ ہین اگر اسکے برابر ہوتے تو پھر فضیلت کیا ہوتی ۔ پھر جسقدر علوم کی کثرت اور وسعت اس وقت اس امت مین ہے کیا وہ موسوی امت مین تھی چونکہ خدا تعالی کا ارادہ تہا کہ اور کوئی شریعت اب آنحضرت کے بعد نہ ہوگی اس لئے آپکو وہ علوم الکامل اور دئے کہ کسیکو پھر نئی شریعت کی ضرورت ہی نہ پڑے خاتم النبیین کی آیت بتلا رہی ہے کہ جسمانی نسل کا انقطاع ہو نہ کہ روحانی نسل کا اس لئے جس ذریعہ سے وہ نبوت کی نفی کرتے ہین اسی سے نبوت کا اثبات ثابت ہو ۔ آنحضرت کی چونکہ کمال عظمت خدا تعالی کو منظور تھی اسلئے لکھدیا کہ آئندہ نبوت آپ کی اتباع کی مہر سے ہوگی اور اگر یہ معنے ہون کہ نبوت ختم ہے تو اس سے خدا تعالے کے فیضان کے بخل کی بو آتی ہے ہان یہ معنے ہین کہ ہر ایک قسم کا کمال آنحضرت پر ختم ہوا اور پھر آئندہ آپ کی مہر سے وہ کمال آپ کی امت کو ملا کرینگے

نبوت کے معنے مکالمہ کے ہین جو غیب کی خبر دیوے وہ نبی ہے اگر آئندہ نبوت کو باطل قرار دوگے تو پھر یہ امت خیر الامت نہ رہے گی بلکہ کالانعام ہوگی اور سورہ فاتحہ کی تعلیم جس مین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ہے بے سود ٹھیرے گی کیونکہ انعام اور اکرام تو خدا کا اب کسی پر ہونا نہین تو پھر دعا کا فائدہ کیا ہوا اور نعوذ باللہ یہ ماننا پڑا کہ آنحضرت صلعم

خط

مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر سلکم اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
علی گڈھ کالج کے ایک طالب علم نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب عم فیضہ کے خدمت مین ایک خط لکھا تھا کہ مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اور بھی بہت سے عالم اور پرہیزگار مولوی ہین کہ جو اشاعت اسلام کر رہے اور اصلاح اخلاق مین سعی فرما ہین پھر بیعت کی کیا ضرورت حضرت مولانا کے حکم کے مطابق خاکسار نے یہ چند سطور لکھی ہین اپنے اخبار مین درج فرماوین شاید کسکو فائدہ ہو ✦

آپکا بھائی محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی ✦

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس مین کچھ شک نہین کہ اس قسم کی جسمانی کمزوریان جیسی آپ بیان کرتے ہین۔ انتشار خیالات۔ ضعف دماغ۔ ہم وغم۔ عدم استقلال وغیرہ یہ سب اسی سبب سے ہین کہ روحانی قوٰے بہت کمزور ہین۔ جب تک قرآنی پاک تعلیم کے مطابق اپنی روح اور اخلاق کو مہذب نہ بنایا جائے جسمانی قوٰے مین بھی پھرتیلاپن اور استقلال اور سکون پیدا نہین ہو سکتا۔ جو جو فعل خدا تعالے نے جس جس اعضا کے متعلق کیا ہے اس سے وہی فعل باحتیاط لیا جاوے تو وہ اپنی طبعی حالت پر رہتا ہے جب ان قوٰے سے ایسے کام لئے جاوین جو ان کے کرنے کے نہین تو وہ بالکل کمزور اور اپنے افعال سے بالکل معطل ہو جاتے ہین یہی راز ہے

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کا

آپ لکھتے ہین کہ مرزا صاحب کیطرح اشاعت اسلام کرنے والے اور اصلاح اخلاق کرنیوالے بہت سے لائق اور پرہیزگار مولوی ہین اور جیسے مرزا صاحب عالم اور متبحر فاضل ہین ایسے ہی سر سید مرحوم بھی تھے پھر بیعت کی ضرورت کیا ہے۔ سو صرف اس لئے کہ شاید آپ کو یا آپکے کسی دوست کو خدا توفیق دے کہ مرزا صاحب کی ضرورت اور انکے دعوٰے کی صداقت سمجھ مین آجائے عرض ہے۔

سر سید خان احمد خانصاحب مرحوم کے پیرون کو سر سید کی لیاقت علمیہ پر ناز ہو تو ہو۔ ہمین تو حضرت اقدس مرزا صاحب علم کے اور مبلغ علم کا کچھ پتہ نہین ہم تو ان کو محض امی جانتے ہین اور خدا ئے علیم وخبیر کا مامور اور تائید یافتہ یقین کرتے ہین۔ یہ خیال ان ناواقف لوگون کا ہے جو علی گڈھ کالج کے احاطہ مین ہین انکو نور نبوت اور منہاج رسالت سے بالکل بیخبری ہے سر سید احمد خان صاحب کو نبی پر تندی پیشگوئی کی جو ان کے جیتے جی پوری ہوئی اور اسنے دکھایا کہ خدا ہی حضرت اقدس نے ہزارون اعجازی نشان دکھائے جنکا سلسلہ جاری ہے علوم وفنون مندا؎ کی مہارت خدا شناسی نہین بتا سکتی۔ ہان خدا دانی اور خدا شناسی تمام علوم وفنون کی جھوٹی چمک کو ہضم کر سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ ان مادی علوم کے بندون نے قرآن کریم مین تدبر کرنا چھوڑ دیا ہے جو ایک نبی امی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جس سے اب تک مکالمہ الٰہی کا فیض جاری ہے یہی تو اصل بات ہے جس مین کوئی دوسرا مولوی یا صوفی یا فلسفی لگا نہین کھا سکتا آئینہ کمالات اسلام پڑھو پھر پتہ لگے گا

آپ جانتے ہین کہ دنیا صوفیون اور فلسفیون اور دیگر ہر قسم کے لائق لوگون سے اور مین جانتا ہون کہ متقیون اور پارساؤن سے بلکہ ملہمون اور ارباب کشف سے بھی خالی نہین ہے ہر ایک شخص بجائے خود کچھ نہ کچھ نیکی کا کام کر رہا اور بتا رہا ہے مختلف قسم کی اور مختلف اغراض کی انجمنین اور کمیٹیان ہین جو اپنے اپنے اغراض اور مقاصد کی حد کے اندر محدود کوششین کر رہی ہین اور ہم اس امر کو مانتے ہین کہ وہ کسی قدر مفید خلائق کام کر رہے ہین نہ یہ کہ لوگون کو ہدایت کی راہ بتا رہے ہین اور اخلاقی گندگیون کو نکالکر اخلاق فاضلہ کا پاک نور بھر رہے ہین ہرگز نہین

قرآن کریم جس معلم خیر امام کی ضرورت بیان کرتا ہے اس مین تین صفات ہونی چاہیئے جیسے ارشاد کرتا ہے یتلوا علیکم ایاتنا ویزکیکم ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون یعنی جو ہماری آیتون کو پڑھکر سناتا ہے اور تم کو ردی اور ناپاک اخلاق وآداب سے پاک کر کے پاک آداب سکھاتا ہے اور وہ باتین تعلیم کرتا ہے جو تم جانتے بھی نہ تھے پھر آیت اس افضل الرسل خاتم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے اب یہان ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے یہودی احبار ورہبان مین الہام وکشف والے اور بڑے عابد وزاہد نہ تھے جو نحن ابناء اللہ واحباءہ کا دم بھرتے اور بڑے بڑے مشائخ اور علما نہ تھے جو اپنے علم وفضل پر بڑے بڑی شیخیان بگھارتے تھے ہان تھے اور ضرور تھے۔ مگر ایک امی نے فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے بیت العلم کی ڈگری حاصل کئے ہوئے تھا اور صرف اپنے رب کے آغوش محبت کا تربیت یافتہ تھا ان سب کے علوم وکشوف اور معارف اور حقائق پر پانی پھیر دیا اگر صرف نیکی اور عبادت اور پارسائی اور زہد وتقوٰی ہی اصلاح خلق کے لئے کافی ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت نعوذ باللہ بے سود ٹھہری۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے واجعلنا للمتقین اماما۔ یعنی ہمین امام المتقین بنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا متقی اور پارسا اور لائق مولوی یا صوفی ہو وہ امام نہین ہوتا امام تو وہ ہوتا ہے جو متقیون اور پارساؤن اور تمام علمائے زمانہ اور دانایان فرزانہ سے آگے قدم رکھے اور اس فوج کا سپہ سالار ہو اور اپنے قوت اخلاقی۔ قوت امامت۔ قوت بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ۔ قوت کشف والہام مین اول واقدم ہو۔

اول قوت اخلاق۔ پھر اس لئے اس مین موجود ہو کہ اسکو ناداشنہ بون اور اوباشون سے بھی واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس قوت اخلاق کے ذریعے طیش نفس اور جوش مجنونانہ نہ ہوگا وہ بڑے ثبات اور تحمل سے انکے شوخیون کو برداشت کرے یہ کہ بد حواس ہوکر نیلی پیلی آنکھین کر کے جھاگ منہ پر آجائے اور ایسا بد حواس ہو جائے کہ وہ کچھ بھی مفید بات نہ کر سکے۔ غرض وہ انک لعلی خلق عظیم کا مصداق ہو۔

دوم قوت امامت۔ یہ اس لئے ہو کہ اس کو معارف اور محبت الٰہی مین آگے بڑھنے کا شوق ہو اور اس امر کو وہ دکھ سمجھے کہ وہ ترقی سے رکا جائے یہ ایک فطری قوت ہے جو امام مین ہوتی ہے خواہ لوگ اس کے علوم ومعارف کی پیروی ...... کرین یا نہ پھر بھی اپنی قوت پیشروی سے امام ہے۔ کیونکہ یہ قوت اس کو قوی کی طرح فطری دی گئی ہے جسطرح وہ سنتا اور دیکھتا ہے اسی طرح اسے دوسرے سے آگے بڑھنے کی قوت دمبدم آگے ہی بڑھنے کے لئے اکساتی ہے ✦

سوم بسطت فی العلم چونکہ امام تمام حقائق ومعارف اور لوازم محبت وصدق ووفا مین آگے آگے قدم رکھتا ہے اور ہر دم رب زدنی علما دعا مین لگا رہتا ہے اور اپنے تمام قوٰے کو اسی

خدمت مین لگا دیتا ہے اور اس کے حواس پہلے سے جو ہر قابل ہوتے ہین اس لئے ہر ایک اہل علم کے مقابلہ اسکو علوم الہیہ مین بسطت عنایت کی جاتی ہے اور قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت مین ان کے برابر کوئی نہین ہوتا۔ نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ وہ نور چمکتی ہوئی شعاعون کیساتھ دوسرون کو نہین دیا جاتا وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

چہارم۔ قوت عزم۔ کسی حالت مین تھکنا اور نا امید ہونا اور ارادہ مین سست ہونا اس کے پاس نہ آئے۔ بسا اوقات انبیاء کو جو امام الزمان ہوتے ہین بہت ایسے ابتلا ہوتے ہین۔ وحی رک جاتی ہے پیشگوئیان ابتلا کے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین کہ عام پر صدق کھلتا نہین مگر پھر بھی وہ بیدل نہین ہوتے یہان تک نصرت الٰہی کا وقت آجاتا ہے

پنجم اقبال علی اللہ۔ تمام مصائب اور ابتلاؤن کے وقت خصوصاً جبکہ دشمن سے مقابلہ آپڑے کسی نشان کا مطالبہ ہو۔ کسی فتح کی ضرورت ہو یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو خدا کی طرف جھکتے ہین اور محبت اور وفا اور عزم سے بھری ہوئی دعاؤن سے ملاء اعلیٰ مین ایک شور پڑ جاتا ہے جیسے شدت گرمی کے بعد مینہ آتا ہے اسی طرح سے ان کے اقبال علی اللہ کی حرارت سے آسمان پر باران رحمت کا نزول ہونے لگتا ہے ؎

آن دعائے شیخ نے چون ہر دعا است
فانی است گفت او گفت خدا است

ششم۔ الہامات وکشوف۔ اس ذریعے سے علوم ومعارف خدا سے پاتا ہے اس کے الہامات دوسرون کے الہامات سے اعلےٰ اور اکمل ہوتے ہین جن کے ذریعہ بڑے بڑے علوم کھلتے ہین۔ دینی عقدے حل ہوتی ہین۔ ان کے الہامات دوسرے لوگون کی طرح ذاتیات تک محدود نہین ہوتے اس سے اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیان جو مخالف قومون پر اثر ڈال سکین قوۃ ایمان اور نصرت دین کے لئے ظاہر ہوتی ہین اور خدا تعالےٰ ان کے ساتھ صفائی کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے یہان تک سوال وجواب کا سلسلہ بندھ جاتا ہے اسیطرح امام الزمان گویا خدا کو دیکھ لیتا ہے

پس یہ چھ باتین اب کسی اور صوفی اور مولوی اور شیخ مین ہے تو وہ کیون دبے سکڑے بیٹھے ہین۔ صلیبی فتنہ سے بڑھکر پادریون کے ریشہ دوانیان تخریب بنائے

اسلام کے لئے۔ ان کی ابلہ فریبیان۔ تثلیث اور کفارے جیسی بے بنیاد عقیدے کو پھیلانے مین پانی کی طرح مال بہایا جانا۔ اور کروڑون آدمیون کا دین اسلام سے مرتد ہوجانا اور ایک سچے خدا کو چھوڑ بیٹھنا۔ اور سب جانے دیجئے ایک کمزور مریم کے بیٹے یسوع کو زندہ آسمان پر چڑھانا اور خدا کے پہلو بہ پہلو بٹھانا۔ ان سب باتون سے بڑھکر کوئی فتنہ ہوگا جسپر یہ اپنے تقوے اور علم سے زور لگائین گے۔

ارے میان ان بودے اور کچے اعتقاد کے ملاؤن سے اور تو کیا ہوتا یہ تو عیسائیون کے قدم بقدم چل نکلے۔ مسیح کو عالم الغیب۔ محی۔ ممیت۔ رازق۔ مان بیٹھے۔ یہ تو تھوڑے دلون مین اسلام کو خیر باد کہنے کو تیار ہین۔ انہون نے باہر کے لوگون کو اپنا اچھے نمونے سے امام بنکر تو کیا تارنا اور اصلاح کرنا تہا۔ یہ تو اپنے گھر مین ہی آگ لگانے کو پھر رہے ہین۔ اگر یہ امر غلط ہے تو ہمین بتاؤ کہ کون اپنی قبولیت اور عزت وجاہت سے دستبردار ہوکر صرف اپنے عزم ثابت اور استقامت سے ثبوت دے رہا ہو کہ وہ قرآن کا سچا خادم اور اس نبی امی عربی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دل سے غلام ہے کس کا یہ حوصلہ ہے کہ کہدے کہ آگ مجھے نہین جلا سکتی۔ پانی مجھے ڈبا نہین سکتا۔ تیز تلوارین میرا بال بیکا نہین کر سکتین۔ کسر صلیب ہوجائے تو بات ہے چراغ لیکر ڈھونڈو ایسا روشن ضمیر نہ پاؤ گے جو خدا کے نور قرآنی سے چشم عالم کو منور کرنا چاہتا ہے مگر یہی

ایک غلام احمد قادیانی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی نبیہ المتبوع۔ جو بائیس برس سے لگاتار اسلام کے زندہ مذہب ثابت کرنے اور عیسیٰ پرست مردون کو زندہ درگور دکھانے اور حضور علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ایک زندہ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ثابت کرنے مین اپنے جان ومال۔ قوے اور وقت کو صرف کرنے مین مصروف ہین۔

سید مرحوم اوٹھے۔ مسلمانان ہند کی ہمدردی کا دل مین درد محسوس کرکے کھڑے ہوگئے اور بڑی بڑی دلگداز۔ اور جگر دوز تقریرین کین موثر لکچر دئے۔ کانفرنسین قائم کین۔ خلاصہ یہ کہ علیگڑھ کالج کی بنیاد ڈالی۔ یعنی گورے کالے کو ایک کرنا چاہا حاکم محکوم مین آشتی پیدا کرنے کی تدبیرین سوچین

چنانچہ وہ کسی قدر کامیاب ہونے لگے تھے کہ پیام اجل آگیا جب تک زندہ رہے انگریزی انگریزی پکارتے رہے بڈھے ہوگئے تھے مگر نوجوان مسلمانون کو ہائی ایجوکیشن کی طرف مائل کرنا چاہتے تھے ہائے ہائے گیا انہون نے کسی کلاس مین قرآن کا درس بھی رکھا جو اولی الامر کی اطاعت کا سب سے پہلا سبق دینے والا تہا مسجد بنائی کبھی عین وقت پر نماز باجماعت ادا کرنے بھی آئے! مولوی صاحبان کو کالج کی پروفیسری پر بولایا مگر ارکان اسلام کا ذکر تک نہ آیا۔ پس معلوم ہوا کہ سر سید صاحب مرحوم صرف دنیوی اغراض کی تکمیل کے ہوکے تھے ان کو مذہب سے کیا سروکار تہا ان کو انگریزی پڑہاکر قومی لباس پہنانا منظور تہا۔ لباس تقوے کا وہان کیا ذکر تہا

اب سنیئے حضرت اقدس مرزا صاحب کی تعلیم۔ ایک طرف تو یہ زور ہے کہ کفارہ اور تثلیث کو جڑ سے اوکھاڑ دیا جائے اور یہ ارادہ الٰہی ہے کہ اب یہ صلیبی فتنہ دور ہو۔ اور دلائل اور حجج قرآنیہ۔ براہین رحمانی سے کسر صلیب ہو۔ خلاصہ یہ کہ عیسائیت کے باطل عقیدے کو زور سے توڑ دیا جائے اور اس خدمت کے لئے مین مامور ہون اور مجھ کو خدا نے محمدی مسیح کا لقب دیکر بھیجا ہے۔ مین تمام اختلافون کو مٹانے اور اپنا فیصلہ سنانے کے لئے آسمانی تائیدات اور الٰہی نصرتون کے ساتھ ٹھیک چودہوین صدی مین نازل کیا گیا ہون۔ جیسے وہ مسیح موسوی موسیٰ علیہ السلام سے چودہوین صدی مین آئے تھے اور ادہر بہ تاکید ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور اس کے احکام کی بجا آوری ہمارا فرض موقت ہے نہایت کوتاہ اندیش اور احمق ہے وہ جو وحشیانہ طور پر گورنمنٹ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے اور اب جنگ وجدال اور جہاد وقتال کے جھگڑے فضول ہین ہر طرف امن وسلامت کی آواز آرہی ہے شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین۔ فرائض منصبی بڑی آزادی کے ساتھ انجام دئے جاتے ہین ان لوگون کی سخت غلطی ہے جو دین کی آڑ مین تلوار نکالنا چاہتے ہین اور خواہ مخواہ مخلوق خدا کو توپ وتفنگ کا نشانہ بناکر کشت وخون کا ہنگامہ گرم کرنا چاہتے ہین۔ اب آپ اس سے نتیجہ نکال سکتے ہین جو اس اعلیٰ تعلیم سے ایک عالم کو اپنی طرف کھینچ رہا ہو۔ اس کے ہاتھ اور پاؤن چومنے چاہیئے اور اس کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ سمجھکر بیعت کرنا چاہیئے یا نہین؟ جسطرح رسول کریم صلعم کے

بقیہ ملفوظات ۱۵ - اپریل ۱۹۰۳ء

حقیقی اور لطیف جواب

اس امت مین سابقہ مجددین اور مامورین کا نبی نہ پکارا جانا آنحضرت کی شان اور عظمت کو ثابت کرتا ہے جسکا فخر آنحضرت صلعم کو ہی ہو موسیٰ کو ہرگز نہین ہے کیونکہ جب موسیٰ ع کے بعد نبی کہلانیوالے بار بار آئے اور صدہا ہزارہا آئے تو اس سے موسیٰ کی کسر شان ہوئی کہ جو خطاب ان کا تہا وہی اور ونکو کثرت سے ملا موسیٰ ع کے بارہ مین خاتم النبیین کا لفظ استعمال نہیں ہوا مگر آنحضرت کے حق مین ہوا ہے اس لئے خدا نے اس امت مین یون کیا کہ بہت سے ایسے پیدا کئے جن کو شرف مکالمہ تو دیا مگر آنحضرت کی شان اور عظمت کے لحاظ سے لفظ نبی کا ان کے حق مین نہ رکہا لیکن اگر اس امت مین کوئی بھی نبی نہ پکارا جاتا تو مماثلت موسوی کا پہلو بہت ناقص ٹہرتا اور من وجہ امت موسوی کو ایک فضیلت ہو جاتی اس لئے یہ خطاب آنحضرت نے خود اپنی زبان مبارک سے ایک شخص کو دیدیا جس نے مسیح ابن مریم ہوکر دنیا مین آنا تہا کیونکہ اس جگہ دو پہلو مدنظر تھے ایک ختم نبوۃ کا اسے اسطرح نبہایا کہ جو نبی کے لفظ کی کثرت موسوی سلسلہ مین تھی اسے اڑا دیا - دوسری مشابہت - اُسے اسطرح سے پورا کیا کہ ایک کو نبی کا خطاب دیدیا تکمیل مشابہت کے لئے اس لفظ کا ہونا ضروری تہا سو پورا ہو گیا اور جو مصلحت یہان مدنظر تھی وہ موسوی سلسلہ مین نہین تھی کیونکہ موسیٰ ع خاتم نبوت نہین تھے ۔

نبوت کے بارہ مین اپنا مذہب

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہین دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف آنحضرت کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے ۔

کیا عورت نبوۃ کر سکتی ہے

نبوت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عورت نے نبوت کا دعوےٰ کیا جب اسکے سامنے لا نبی بعدی کی حدیث پیش ہوئی تو اسنے جواب دیا کہ لا نبیۃ بعدی تو نہین ہے مردون کی نبوت کی نفی ہے نہ کہ عورتون کی - فرمایا کہ یہ اس کی غلطی تھی قرآن شریف مین اکثر خطاب مردون سے ہے اور پھر خدا فرماتا ہے کہ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد مثل آقا کے ہین تو جو احکام آقا کے لئے ہون خادم اس مین خود ہی شریک ہوتا ہے پس جب مردون کی نبوۃ کی نفی ہوئی تو عورتون کی بدرجہ اولیٰ ہوئی ۔

درس قرآن

پارہ اول سورۃ بقرہ رکوع ۲

ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین

ان تمام لوگون مین سے بعض لوگ ایسے بھی ہین جو بتاتے ہین کہ ہم اللہ پر اور یوم الآخر پر ایمان لائے اور وہ دراصل ایماندار نہین ہین ۔

اس سے پیشتر کے رکوع مین منعم علیہم اور مغضوب علیہ گروہ کا ذکر ہوا ہے اور اب ضالین کا ذکر ہے یعنی ان لوگون کا جو کہ گمراہی مین ہین - منافق بھی چونکہ مذبذب ہوتا ہے کبھی ادہر اور کبھی ادہر - صراط مستقیم پر اس کا قدم نہین ہوتا اس لئے وہ بھی ضال یعنی گمراہ ہوتا ہے ۔

قرآن کریم مین یہ ذکر اس لئے ہین کہ ہر ایک مومن اپنے نفس کو ٹٹولے اور جو مذموم صفت اُسے نظر آوے اُسے دور کرے اور نفس کے اس دہوکے مین نہ آوے کہ اس سے مراد وہ منافق ہین جو کہ کسی نبی یا مامور پر ایمان کے بارے مین نفاق رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تو حقیقی مومن ہین - نہین ہرگز نہین بلکہ اپنی حالت قلبی اور اللہ تعالےٰ کے عنایات اور تائیدات کا رنگ اپنے وجود مین امتحان کر کے اس باتکو پرکھے کہ اگر مین منافق نہین ہون تو کیون ناکامیان میرے شامل حال ہین اور جن کو مین منافق کہتا ہون ان سے میرے حالات متمیز ہین کہ نہین - حضرت احمد مرسل یزدانی نے ۲۵ مارچ کی ایک تقریر مین فرمایا ہے کہ اگر یہ لوگ نیکی اور تقویٰ کا دعوےٰ کرتے ہین تو ان کا دعویٰ کیون قرآن کے برابر آکر ٹھیک نہین بیٹھتا خدا تو وعدہ کرتا ہے وھو یتولی الصالحین اور ان اولیاء اللّٰہ المتقون اگر یہ لوگ واقعی طور پر متقی ہین تو خدا ان کا کیون کفیل نہین اور خدا کا قول کیون صادق نہین آتا الخ پس ہر ایک نفس کو دیکھنا اور غور کرنا چاہئے ہین جو دوسرون کو منافق اور کافر وغیرہ کہکر الٰہی تائید اور نصرت سے محروم کہتا ہون کہین وہی محرومی میرے شامل حال تو نہین ہے پس اگر دیکھے کہ وہ بھی ظلمتون مین پھنسا ہوا ہے اور الٰہی تائید اس کی معاملات اور کاروبار مین شریک نہین ہے اور اُسے کھلی کھلی اور بین صراط مستقیم نہین تو سمجھ کہ کوئی شعبہ نفاق یا کفر کا ضرور دل مین ہے اور ممکن ہے کہ اس کی اُسے خبر بھی نہ ہو ۔

من - بمعنے جو - وہ - کون - یہ لفظ ایک دو تین اور اس سے زیادہ کے واسطے آتا ہے ۔

یقول - بمعنے بتلاتا ہے - خواہ زبان سے - خواہ ہاتھ سے خواہ اپنے اور اعضاء سے تحریر سے یا تقریر سے غرض دوسر کو بتلا دینے کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اس سے قال کا لفظ عام ہے یہ ضرور نہین کہ بالشافہ گفتگو ہوا سی لئے اکثر قصہ اس قسم کے بنے ہوئے ہوتے ہین کہ دیوار نے میخ کو کہا کہ مجھ سے پوچھ جو مجھے ٹھوک رہا ہے میخ اور دیوار کی زبان نہین ہوتی یہان زبان سے مراد زبانِ حال مراد ہے ۔

اٰمنا باللّٰہ اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ کل قرآن شریف کی باتون کو ماننا - اسلام مین اللہ لفظ کے یہ معنے ہین کہ ایسا خدا جو کہ تمام صفات کاملہ اور عالیہ سے متصف اور جمیع خصائل اور رذائل سے منزہ ہو اور اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے - جو کہ کتابین نازل کرتا - اپنے بندون سے کلام کرتا - ان کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول اور مجدد مبعوث کرتا جو اسکا طالب ہوتا اس کو اپنی راہین دکھاتا - نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ بد دینا - اور اپنے دوستون کو عزت دیتا اور انکے لئے خوارق عادت کام کرتا اور اپنے دوستون کے دشمنون کو ذلیل کرنا - ایسے خدا کو جو ماننے والا ہو اُسے نفاق کی کیا ضرورت ہے اور کس کا ڈر ہے کہ وہ حق کو چھپاوے اور درپردہ خدا کے دشمنون سے بھی تعلقات رکھے ۔

یوم الاٰخر - یوم الآخر پر ایمان کے یہ معنے ہین کہ انسان جزا سزا کا قائل ہو اس کے دل مین یہ بات جمی ہوئی ہو کہ نیکی کا بدلہ بدی اور بدی کا بدلہ نیکی نہین ہو سکتا پھر جس کو یہ ایمان حاصل ہو اور وہ ہر وہ خدا کو ایک متصرف مقتدر ہستی مانتا ہو تو بتلاؤ نفاق کہان رہیگا ۔

اسی لئے خدا تعالےٰ آگے فرماتا ہے کہ یہ لوگ اس دعویٰ مین جھوٹے ہین صرف ظاہری باتون اور فعلون سے دکھلانا چاہتے ہین کہ ہم بھی مومن ہین ۔

وما ھم بمؤمنین - وہ مومن ہرگز نہین ہین جب ما کا صلہ با آوے تو اس سے تاکید مراد ہوتی ہے وا ؤ یہان حالیہ ہے

(آئندہ)

ضروری اطلاع

[illegible]

تعلیم الاسلام کالج

دار الامان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا کالج بنانے کے متعلق جو اعلان حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب نے اخبار الحکم مین کیا تھا اور اخبار البدر مین جس کے متعلق آرٹیکل نکل چکا ہے۔ اس کے متعلق اب اعلیٰ کارروائی کا وقت آگیا ہے کیونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس عنقریب نکلنے والا ہے احباب کے مشورہ اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اجازت کے بعد یہ قرار پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر **کالج** کا افتتاح ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو کر دیا جاوے۔ وما توفیقنا الا باللہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس کالج مین موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم۔ یعنی انگریزی ہسٹری پرشین۔ سنے ٹکس کے ساتھ دینی تعلیم اور علم ادب عربی بالخصوص پڑھایا جاویگا۔ جو بزرگ چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا اپنے ایام تعلیم بزرگان دین کی نیک صحبت اور پابندی شریعت حقہ اسلام کی مین گذارین اور مفاسد زمانہ سے بچکر رسمی تعلیم بھی حاصل کرین ان کے لئے موقعہ ہے کہ اس سے فائدہ حاصل کرین

فی الحال فرسٹ ییر کھلے گا۔ فیس مفصلہ ذیل ہوگی

درجہ اول۔ سو سے زائد آمد للعہ ماہوار

درجہ دوم۔ پچاس سے سو تک آمد ر ے "

درجہ سوم۔ پچاس سے کم آمد عار "

داخلہ دو روپیہ

غریب طلباء کی فیس پرنسپل صاحب کی سفارش اور ڈائرکٹر صاحب کی اجازت سے نصف یا معاف بھی ہو سکے گی۔

اس بات کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ حضرت حکیم الامتہ مولوی حکیم نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی اپنے اوقات گرامی مین سے کالج کے طلباء کی تعلیم پر صرف فرمایا کرین گے جو طلباء داخل ہونا چاہین ان کو چاہئے کہ ۱۵ مئی سے پہلے یہان آجائین۔ باہر کے طلباء کیواسطے ایک بورڈنگ طیار ہے جسکی فیس ۱۲ ماہوار اور خرچ ۳ سے ۶ ماہوار تک ہوتا ہے مفصل قواعد کے لئے راقم سے خط و کتابت کرنی چاہئے

المشتہر

محمد صادق عفی عنہ سپرنٹنڈنٹ کالج قادیان
۱۴- اپریل

طاعون

جب سے حضرۃ اقدس کو یہ الہام ہوا ہے کہ "طاعون کا دروازہ کھولا گیا ہے" تب سے ایک غیر معمولی ترقی طاعونی اموات مین دیکھی جاتی ہے اور طاعون نے اپنے حملے مختلف طرق سے کرنے شروع کئے ہین جس سے پتہ لگتا ہے کہ اب صرف گلٹیان وغیرہ کا ہونا ہی طاعون کی علامت نہین ہے بلکہ ہر ایک فوری موت جو ہوتی ہے اور جس طریق سے ہوتی ہے وہ طاعون ہی ہے کہین پیٹ مین درد ہوتا ہے اور ایک قے خون کی آئی اور مریض کا دم ٹوٹ گیا کہین پسلی وغیرہ مین درد ہوا اور بخار چڑھا اور جان گئی۔ حال مین سیالکوٹ کے آمدہ خطوط سے پتا لگا ہے کہ مریض کے پاس اس قدر سخت بدبو آتی ہے کہ عزیز سے عزیز رشتہ دار بھی اسکے پاس نہین ٹھہر سکتا قادیان کے گرد و نواح مین بھی سخت طوفان طاعون کا برپا ہے مگر بفضل خدا خود قادیان اس سے آج تک پاک ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ طاعون آجکل ایک پورے خاندان کو تباہ کرتی ہے اکثر اطراف سے یہ خبر آرہی ہین کہ ایک گاؤن مین ایک کیس ہوا اور اسکے گھر کے سارے آدمی شام تک مر گئے دوسرے گاؤن سے اگر اس کا رشتہ دار تعزیت کے واسطے آیا وہ واپس گھر مین پہنچا ہی ہے کہ اس کو طاعون ہوئی اور پھر رفتہ رفتہ وہ سارا گھر تباہ ہوا اور شام کو حکام نے انکے گھر مین قفل لگوایا غرضکہ اب طاعون بہت خطرناک صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ صرف ایک دو خرد سال بچے باقی رہ گئے ہین اور کوئی ان کا خبر گیران نہ رہا بہت بڑی عبرت کا مقام ہے اور خدا تعالےٰ کا غیور ہاتھ ولا یخاف عقبٰھا کا نظارہ دکھا رہا ہے اس لئے حتی الوسع ہر ایک کو تقوی طہارت اور استغفار مین کوشش کرنی چاہئے اور پاک تبدیلیان پیدا کرنی چاہئین

تخرج الصدور الی القبور یہ حضرت اقدس کا الہام ہے جو کہ کئی ماہ پیشتر شائع ہو چکا ہے اس کے معنے یہ ہین کہ اعلیٰ طبقے کے لوگون مین موت واقع ہوگی اس کے مصداق اس سے پیشتر مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی رسل بابا وغیرہ ہو چکے ہین اور حال مین مولوی زین العابدین صاحب پروفیسر کالج انجمن حمایت اسلام لاہور جو کہ حضرت اقدس کے منکرین سے تھے طاعون سے لقمہ اجل ہوئے ہین سنا گیا ہے کہ ان کے اہل و عیال مین سے کوئی شخص بھی زندہ نہ رہا ایک ہی دفعہ سب کا خاتمہ ہوا ہے۔

چونکہ آجکل مخالفین مین سے اکثر لوگ نشانہ طاعون ہو رہے ہین اس لئے ہر ایک مقام کے احمدی احباب سے التماس ہے کہ وہ صحیح خبرین ایسی موتون کی برائے اندراج اخبار روانہ کیا کرین کیونکہ یہ نشان الٰہی ہے ✦

انگلستان مین قماربازی کی ترقی انگلستان مین قماربازی کی یہانتک ترقی ہے کہ رپن کے بشپ صاحب کو اپنی ایک پبلک تقریر مین اعتراف کرنا پڑا ہے کہ قماربازی مین بڑے آدمیون کی وجہ سے ترقی ہو رہی ہے انہون نے بیان کیا کہ جب تک جنٹلمین اور لیڈیز اپنے کمرون مین بیٹھکر برج کے شرطین بڑھنے سے باز نہین آتے اس وقت تک مفلسون اور غریبون کی تباہی قماربازی سے ہوتی رہیگی قماربازی کا انسداد محض اس طریق سے نہیں ہو سکتا جب تک انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون کی تعلیم نہ دیجاوے

البدر نمبر ۱۲ اور ۱۳ کے دیر سے اشاعت کی وجہ

مورخہ ۷ اپریل کو مجھے لاہور سے یہ خبر ملی کہ میری والدہ ماجدہ سخت بیمار اور جان بلب ہین اس لئے مین بہ اجازت امام الزمان لاہور چلا گیا اور اسی دن میری والدہ نے وفات پائی اور مجھے ۱۳ دن تک لاہور ٹھہرنا پڑا بہ این وجہ یہ دونون نمبر دیر سے شائع ہوئے اور نمبر ۱۳ مین تازہ حالات امام الزمان کے بسط سے درج نکر سکا۔

ہر ایک مقام کی احمدی جماعت سے التماس ہے کہ میری والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھین اور دعائے مغفرت کرین۔

یاد رہے کہ میری والدہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار تھین ✦

البدر نمبر ۱۲ مین جو مشورہ رجسٹر بیعت کے بارہ مین دریافت کیا ہے۔ اس پر جلد توجہ کرنی چاہئے اور مشورہ سے مطلع فرماوین ✦

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

محکمہ مردم شماری کی غلطی کا اعتراف

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب کی خدمت مین جو چھٹی اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محکمہ مردم شماری کی رپورٹ کی اس غلطی کے متعلق بھیجی تھی جو اس نے آپ کی تبلیغ کے متعلق گورداسپور گزیٹیر کی بنا پر کھائی تھی کہ معاذ اللہ مرزا صاحب کا پہلا کام چوڑہوں کو تبلیغ تھی۔ اس خطرناک اور مزیل حیثیت ریمارک پر پنجاب گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی اور ہم خوشی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ اس پر مناسب نوٹس لیا لاٹ صاحب بہادر نے افسوس کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب ہوا ہے۔

ہم گورنمنٹ کے شکرگذار ہین کہ اس نے ملک کو ایک خطرناک مغالطہ سے بچانے کے لئے اپنے فرض کو ادا کیا ہم امید کرتے ہین کہ جس قدر جلد ممکن ہوگا اس کی اصلاح شائع کی جاوے گی۔

مسقط مین ایک احمدی عرب کا نزول

ہمارے دوست عبد اللہ عرب صاحب بغدادی جو کہ کئی سال سے اپنے مذہب شیعہ سے توبہ کر کے احمدی سلسلہ مین داخل تھے اور ایک عرصہ دراز امام الزمان کی صحبت مین رہکر چند ماہ ہوئے کہ ہندوستان سے عربستان کی طرف روانہ ہو گئے ہین وہ مسقط پہونچکر تحریر کرتے ہین کہ جہاز مین ایک ترکی سیاح سے میری ملاقات ہوئی جو کہ علوم فلسفہ وغیرہ سے ماہر تھا اور وفات مسیح کا قائل تہا اس نے حضرۃ امام الزمان کے حالات نہایت دلچسپی سے سنے مگر جب اُسے دعاوی مہدویت اور مسیحیت کی نسبت کہا گیا تو اس نے مخالفت کی مسقط مین اذکر اس نے عبد اللہ عرب صاحب کو پادریون کے سپرد کر دیا کہ یہ شخص اصل مین عیسائی ہے اور مسلمانون کے لباس مین پھرتا ہے پادریون نے سفیر برطانیہ کے آگے پیش کیا اور رفتہ رفتہ سلطان مسقط تک نوبت پہنچی مگر سلطان مسقط نے جب کیفیت سنی تو اس نے کہا کہ اس مین کوئی بات قابل اشتباہ نہین کچھ عرصہ گذرا ہے کہ میرے پاس ایک کتاب مرزا صاحب کی پہونچی ہے اس مین انہون نے اپنے دعاوی اور عقائد کی تفصیل دی ہے اور بہت آدمی انکے ملنے والے ہین چنانچہ وہ کتاب اس نے اصل مجلس کو دکہا کر عبد اللہ عرب صاحب کو آزاد کیا اور آخرکار عرب صاحب کی اخلاقی حالت اور خشوع خضوع کی عبادت دیکھکر اہل مسقط کی بدظنی رفع ہوئی اور تعلق محبت

بڑھ رہا ہے۔

وفات۔ مولوی بہاؤ الدین صاحب حکیم احمدی جو کہ سلسلہ احمدیہ کے ایک بڑے سرگرم ممبر تھے کچھ عرصہ سے عارضہ دق مین مبتلا تھے ۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء کو انہون بمقام احمد آباد پر وفات پائی ورثا کی احمدی احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے حق مین دعاء مغفرت کرین۔

دین کا تقدم دنیا پر

دین کا بڑا جزو دینی غیرت ہے اور بیعت کا جزو اعظم دین کا تقدم دنیا پر ہے جسے ہمارے ایک احمدی بہائی نے لاہور مین سنبہالا ہے کچھ عرصہ سے منشی محمد اعظم صاحب احمدی جو کاپی نویسی کا کام کرتے ہین کارخانہ پیسہ اخبار مین ملازم تھے گذشتہ ایام مین ان کو ایک مضمون کتابت کے واسطے دیا گیا جو کہ حضرت اقدس کے خلاف تھا منشی محمد اعظم صاحب نے اس کے لکھنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ اسی وجہ سے ان کو کارخانہ کی طرف سے برطرف کیا گیا۔ سبحان اللہ دین اسی کا نام ہے اور جب تک یہ دینی غیرت قوم مین نہ ہو۔ قوم ترقی کے مدارج طے کر ہی نہین سکتی۔ لیکن ہمین پیسہ اخبار کے ایڈیٹر اور منیجر پر افسوس ہے کہ انہون نے کیون اس امر پر اصرار کیا کہ ضرور اسی کے قلم سے وہ مخالفت سے بھرا ہوا مضمون لکہا جاوے۔ منشی محمد اعظم صاحب نے جس سپرٹ سے کام لیا ہے وہ تو قوم کے بہی خواہان کے لئے بہت قابل قدر تھی اور ایسا نمونہ دیکھکر چاہیئے تہا کہ منشی صاحب کی بہت قدر کی جاتی ۔

ضروری اطلاع

چونکہ محبی فیض علی صابر صاحب احمدی نے چند وجوہات پر اپنے تعلقات اخبار البدر اور مطبع سے منقطع کر لئے ہین اس لئے آئندہ ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ارسال زر اور درخواست کتب احمدیہ بک ایجنسی و ادویہ وغیرہ صرف بنام محمد افضل پروپرائیٹر اخبار البدر ہونی چاہیئے ۔

نظم

طبعزاد جناب منشی محمد حسین صاحب مستاق احمدی ساکن لاہور

دوستو اک نظر خدا کے لئے ۔ سید الخلق مصطفےٰ کے لئے

رک نہین سکتا دل مجبور واللہ اندنون
دیکھکر جو ہو رہا ہے شور برپا اندنون
وائے برحال مسلمانان سمجھ سکتے نہین
کیون ہوئے جاتے ہین طاعونی نوالا اندنون
اک مسیح وقت کی خاطر عزیز و بے خطا
افترا تم نے بھلا کیا کیا نہ باندہا اندنون
حسب استدلال قرآن ابن مریم مر گیا
پر خیال زندگی پھر بھی نہ بدلا اندنون
صدقے اس فضل و کرم کے اور اس احسان کے
کھلگیا رفع توفی کا معما اندنون
ہان جو از روی بخاری انتظاری تھی ہمین
ہوگیا ہے خاتمہ بالخیر اس کا اندنون
آ نیو الا آ گیا صد آفرین صد آفرین
توڑ کر دکھلا دیا دجل نصاریٰ اندنون
کر چکا تہا شرک و جہل اپنا تصرف جابجا
غیرت حق نے ہر ایک کو توڑ ڈالا اندنون
مہک گئی ہے اب نئی اک روح پھر توحید مین
مصوم ہے تجدید کی چارون طرف کیا اندنون
حضرت باری کے صدقے اور قربان کیون نہ ہون
لطف کا اپنے دکھایا کیا نمونہ اندنون
سینکڑون بہولے بھٹکنے اور بگڑتے بنگئے
بحر رحمت نے جو آ کر جوش مارا اندنون
چھوڑ دو فسق و فجور و شرک اور سب بدعتین
ہین یہی طاعون کا باعث سراپا اندنون
دل مین اور اعمال مین اک پاک تبدیلی کرو
اور بنا حاصل کرو کچھ زہد و تقویٰ اندنون
جان و ایمان پر نہین اب رحم کرنا چاہیئے
اس غضب کے وقت مین کچھ تو حذر اندنون
مین چلے دل کے پھپولے توڑنے والا نہین
خوب روشن ہے خدا پر میرا شیوا اندنون
ہے بقول ملہم صادق مسافر کی دعا
کھول دے ہر اک پہ اصلیت خدایا اندنون

مطبع انوار الاسلام قادیان دارالامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔